محدثِ جلیل علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

اورخدمتِ حدیث

(دوسری قسط)

مولانا عبداللہ سُورتی

کراچی میں ''جامعۃ العلوم الاسلامیۃ'' کی تاسیس

کراچی تشریف لاکر سخت بے سروسامانی کی حالت میں توکلاً علی اللہ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں کن کن مراحل سے گزرے، اس کی تفصیل آپؒ کی مفصل سوانح میں موجود ہے، اس مختصر مقالہ میں اس کو ذکر کرنا بے فائدہ ہے۔

تخصص فی الحدیث

اس جامعہ کا جو نصاب مقرر ہوا، اس میں حدیث شریف اور علوم حدیث کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور ابتدا ہی سے اپنے جامعہ میں ''تخصص فی الحدیث'' کا شعبہ قائم فرما کر اس فن شریف کی اہم خدمت انجام دی۔ ''جامعۃ العلوم الاسلامیۃ'' کے جن فضلا کو مختلف عنوانات پر کام سپرد ہوا، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام متخصص	عنوانِ مقالہ
۱	مولوی محمد اسحاق سلہٹی	كتابة الحديث وأدوار تدوينه
۲	مولوی عبدالحکیم سلہٹی	وسائل حفظ الحديث وجهود الأمة فيه
۳	مولوی محمد زمان ڈیروی	الكتب المدونة في الحديث وأصنافها وخصائصها
۴	مولوی عبدالحق ڈیروی	مصطلح الحديث وأسماء الرجال والجرح
۵	مولوی حبیب اللہ سرحدی	الصحابةؓ وما رووه من الأحاديث
۶	مولوی حبیب اللہ مختار دہلویؒ	السنة النبوية والقرآن الكريم
۷	مولوی عبدالرؤف ڈھاکوی	السنة النبوية والإمام الأعظم أبوحنيفةؒ
۸	مولوی محمد انور شاہ بنوی	المسائل الستة من مصطلح الحديث

۹	مولوی مفیض الدین ڈھاکوی	حاجة الأمة إلى الفقه والاجتهاد
۱۰	مولوی مہر محمد میانوالویؒ	الكوفة وعلم الحديث
۱۱	مولوی عبدالغفور سیالکوٹی	الإمام الطحاويؒ وميزته في الحديث بين محدثي عصره
۱۲	مولوی عبدالقادر کھلنوی	الإمام الطحاويؒ وميزته في الحديث بين محدثي عصره (اردو)
۱۳	مولوی عبدالحق بریسالی	عبد الله بن مسعودؓ من بين فقهاء الصحابةؓ وامتيازه في الفقه
۱۴	مولوی محمد امین اورکزئیؒ	مسانيد الإمام الأعظم أبي حنيفةؒ ومروياته من المرفوعات والآثار
۱۵	مولوی اظہار الحق چاٹگامی	مشايخ أبي حنيفةؒ وأصحابه
۱۶	مولوی محمود الحسن میمن شاہی	الإمام أبو يوسفؒ محدثًا وفقيهًا

(خصوصی نمبر، ص: ۲۶۰)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں کیسے رجال تیار کرنے میں مصروف تھے۔ محدث العصر علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث میں حسب ذیل کام چھوڑا ہے:

۱:...''معارف السنن''۔ ۲:...''عوارف المنن'' مقدمة ''معارف السنن''۔ ۳:...مقدمة ''فيض البارى''۔ ۴:...مقدمة ''نصب الراية''۔ ۵:...مقدمة ''أوجز المسالک''۔ ۶:...مقدمة ''لامع الدراری''۔ ۷:...''جامع ترمذی کی تقریر ''العرف الشذی'' کی تصحیح فرمائی، جس کا نسخہ محفوظ ہے۔

ان کے علاوہ اپنے دو ہونہار اور فاضل شاگردوں سے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ''مشکل الآثار''(۱) اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن میں ''وفی الباب'' پر ''لُب اللباب''(۲) کے نام سے عظیم الشان کام کروایا۔

''شرح معانی الآثار'' کی اہمیت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبقریت اور فقہ وحدیث میں ان کی مہارت وحذاقت کے بڑے مداح تھے، فرماتے تھے کہ: ''ان کے معاصرین میں بھی کوئی ان کا ہمسر نہیں تھا اور بعد کے محدثین میں بھی کسی کو ان کے مقام رفیع تک رسائی نصیب نہیں ہوئی۔'' حضرتؒ نے تخصص فی الحدیث کے بعض شرکا کو مقالہ نویسی کے لیے

(۱) یہ درحقیقت ''شرح معانی الآثار'' پر مولانا محمد امین اورکزئی رحمۃ اللہ علیہ کا کام ہے، جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ (ادارہ)

(۲) ''سنن ترمذی'' کے ''وفی الباب'' کی احادیث کی تخریج کا یہ کام حضرتؒ نے خود شروع فرمایا تھا، انجام کار مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوا، ''کشف النقاب عما يقوله الترمذي وفي الباب'' کے نام سے پانچ جلدیں منظر عام پر آئی ہیں۔ (ادارہ)

یہ موضوع دیا تھا: ’’الإمام الطحاویؒ ومیزتہ بین معاصریہ ‘‘ یعنی مثال ونظائر سے یہ ثابت کیا جائے کہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو ابن جریرؒ، ابن خزیمہؒ، محمد بن نصرؒ وغیرہ معاصرین پر کن کن امور میں فوقیت حاصل ہے۔

حضرتؒ فرماتے تھے کہ: دار قطنیؒ، بیہقیؒ اور خطیبؒ تینوں مل کر حدیث میں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سنگ ہوتے ہیں، مگر تفقہ اور عقلیت میں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا پلہ پھر بھی بھاری رہتا ہے۔‘‘

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں ’’شرح معاني الآثار ‘‘ امت کے سامنے موجود ہے جو فقہ وحدیث کا مجمع البحرین ہے، مگر افسوس ہے کہ اب تک دیگر کتب حدیث کی طرح اس کی خدمت نہیں ہوسکی اور اگر ہوئی ہے تو امت کے سامنے نہیں۔ حافظ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے مدۃ العمر اس کا درس دیا اور اس کی تین شرحیں لکھیں، لیکن حیرت ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حلیۂ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔

(الحمد للہ اب دار العلوم دیوبند کے استاذ حدیث، صاحبزادۂ محترم حضرت شیخ الاسلام مدنی نور اللہ مرقدہٗ حضرت مولانا محمد ارشد مدنی مدظلہ نے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح کی طباعت کا سلسلہ شروع فرمادیا ہے، اللہ تعالیٰ اس عظیم خدمت پر ان کو اجر عظیم عطا فرماوے اور جلد از جلد مکمل کتاب طبع ہوکر علمی حلقوں میں پہنچ جائے، آمین) (۱)

اور بھی کئی نامور اہل علم نے اس پر کام کیا ہے، مگر کسی کی محنت منظر عام پر نہیں آئی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ محسوس فرماتے تھے کہ اس پر مندرجہ ذیل پہلو پر کام کرنے کی ضرورت ہے:

الف:...... رجالِ سند کی تحقیق جس کی روشنی میں حدیث کا مرتبہ متعین ہوسکے۔

ب:...... متون کی تخریج جس سے ایک طرف تو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر روایت کے متابعات وشواہد سامنے آجائیں اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کے قبول کرنے میں بعض لوگوں کو جو کھٹکا ہوتا ہے، وہ دور ہوجائے۔ اسی کے ساتھ دیگر کتب حدیث میں اس حدیث کی نشاندہی کرنے سے ان کتابوں کی شروح کی طرف مراجعت آسان ہوجائے۔ دوسرے حدیث کے متعدد طرق میں واردشدہ الفاظ بیک نظر سامنے آنے سے حدیث کی مراد بھی واضح ہوجائے۔

ج:...... امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ احناف کے مسلک کی تصریح کرجاتے ہیں اور دیگر مجتہدین کے مذاہب کی طرف اجمالاً اشارہ کرجاتے ہیں، مگر ہر مذہب کے قائلین کی تصریح نہیں فرماتے، ضرورت ہے کہ اس اجمال کو رفع کیا جائے۔

د:...... امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ہر مسئلہ میں احادیث وآثار کے علاوہ ’’وجه النظر ‘‘ کے ذیل میں عقلی دلیل کا التزام فرمایا ہے جو خاصی دقیق اور مشکل ہوتی ہے، اس کی تہذیب وتنقیح کرکے مقصد کی توضیح کی جائے۔

---

(۱) الحمد للہ! اب یہ کتاب مکمل زیور طبع سے آراستہ ہوکر ۲۳ رجلدوں میں منظر عام پر آچکی ہے۔ (ادارہ)

ہ:......حضرات متقدمین کے کلام میں اکثر طوالت ہوتی ہے جس سے بعض دفعہ مبتدی کو فہم مطالب میں دقت پیش آتی ہے، اس لیے ضرورت ہے کہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر باب کے مقاصد کی تلخیص کی جائے۔ یہ کام متقدمین میں سے حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کر چکے ہیں، لیکن ان کی یہ تالیفات دستیاب نہیں اور ماضی قریب میں حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تلخیص کی، مگر بہت زیادہ اختصار کی وجہ سے مفید عام نہ ہوسکی۔

و:...... یہ بھی ضرورت ہے کہ ہر باب کی احادیث وآثار کی فہرست مرتب کردی جائے کہ اتنی مرفوع ہیں، اتنی مراسیل، اتنی موقوف اور اتنی مکرر۔

ز:......اور سب سے اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ''شرح معاني الآثار'' کے متن کی تصحیح کی جائے، کیونکہ اس میں بکثرت اغلاط ہیں، بعض اغلاط تو ایسی ہیں کہ جن سے عبارت ناقابل فہم بن گئی ہے یا مفہوم بالکل مسخ ہو چکا ہے اور تعجب ہے کہ حافظ جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سامنے جو نسخہ تھا، اس میں بھی یہ اغلاط موجود تھیں۔ حضرتؒ چاہتے تھے کہ مندرجہ بالا امور کو پیش نظر رکھ کر طحاوی شریف پر کام کیا جائے، چنانچہ آپؒ نے اپنے تلمیذ سعید مولانا محمد امین صاحب زید مجدہٗ کو اس کام پر مامور فرمایا۔

مولانا نے حضرتؒ کی رہنمائی میں جو کام کیا، اس کا انداز یہ ہے:

اولاً:... ہر باب کی تلخیص۔ ثانیاً:...اس تلخیص کے ضمن میں مذاہب ائمہ کا بیان۔

ثالثاً:...ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے مذاہب ان کی کتب فقہ سے بقید حوالہ نقل کرنا۔

رابعاً:...زیر بحث باب کے آثار کی تعداد اور تفصیل۔

خامساً:...نمبروار باب کی ہر حدیث کی تخریج۔ سادساً:...اصل کتاب کی حتی المقدور تصحیح۔

سابعاً:...حضرت اقدسؒ کی خواہش کے مطابق ہر باب کے آخر میں اس بحث کے متعلق حنفیہؒ کی مؤید احادیث وآثار کا اضافہ جو ''شرح معاني الآثار'' میں نہیں، مولانا محمد امین صاحب نے بڑی محنت وجانفشانی سے یہ کام کیا اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتب کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا:

۱:...تاریخ بغداد، خطیب بغدادیؒ، ۱۴ رمجلدات۔ ۲:...حلیۃ الاولیاء، ابونعیم اصفہانیؒ، ۱۰ رمجلدات۔ ۳:...طبقات، ابن سعدؒ، ۸ رمجلدات۔ ۴:...تاریخ کبیر، امام بخاریؒ، ۸ رمجلدات۔ ۵:...الکنی، ابی بشر دولابیؒ، ۲ رجلدیں۔ ۶:...معجم صغیر، طبرانیؒ، ایک جلد۔ ۷:...تاریخ جرجان، ارجلد۔

پھر ان سب کتابوں کی تمام احادیث وآثار کو کتب حدیث وفقہ کی ترتیب پر مرتب کیا، مولانا موصوف نے تو صرف اپنی تخریج کے لیے یہ کام کیا تھا، مگر یہ بجائے خود ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جس پر علمی دنیا کو ممنون ہونا چاہیے۔''(۱) (خصوصی نمبر، ص:۲۶۷)

(۱) مولانا نے حضرت کی نگرانی میں اس کتاب کی شرح وتعلیق اور رجال کی تحقیق کا کام شروع فرمایا تھا، الحمدللہ ''نثر الأزهار علی شرح (جاری)

''سنن ترمذی'' پر عربی زبان میں ایک گراں قدر مضمون

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا دمشق کے ''مجلة المجمع العلمی العربی'' میں ایک اہم مضمون شائع ہوا تھا، جس میں شیخ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کی خصوصیات پر محدثین وائمہ کے کلام کو سامنے رکھ کر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، ذیل میں اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں احادیث نبویہ کو آٹھ قسموں میں جمع کر دیا ہے:

۱:...عقائد ودینی اصول، ۲:...شرعی احکام، عبادات ومعاملات اور حقوق العباد سے متعلق احادیث، ۳:...تفسیر قرآن، ۴:...آداب واخلاق، ۵:...سیرت وشمائل نبوی، ۶:...مناقب صحابہؓ، ۷:...رقاق، وعظ ونصیحت اور ترغیب وترہیب سے متعلق احادیث (جسے ''کتاب الزهد'' کا نام دیا جاتا ہے) اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب الزهد'' کی نظیر صحاح ستہ میں نہیں ملتی، ۸:...علاماتِ قیامت سے متعلق احادیث۔

یہ اقسام اگرچہ صحیح بخاری میں بھی ہیں، لیکن وہ شروط کی سختی کے سبب احادیث کے ذخیرہ کو جمع نہ کر سکے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب الزهد، کتاب الدعوات، کتاب التفسیر'' کا مقابلہ بخاری شریف کے ان ابواب سے کریں، حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

۲:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث پر صحت، حسن، غرابت اور ضعف کے اعتبار سے جو حکم لگایا ہے، وہ پڑھنے والوں اور تحقیق کرنے والوں کے لیے بہت نافع اور اہم چیز ہے۔

۳:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ائمہ کے مذاہب اور امت کے تعامل کو خوب عمدگی سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اختلافی مسائل بیان کرنے والی دیگر کتب احکام وغیرہ بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ایک خصوصیت ہے جس میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے مذاہب پر مطلع ہونا اور ایسے مذاہب جن پر عمل متروک ہو چکا ہے، جیسے کہ شام کے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، عراق کے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، خراسان کے امام اسحاق ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات کے مذاہب پیش کرنا یہ بڑا ادقیق ونادر علم ہے، جس پر لوگ صرف امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی کتاب کے ذریعہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔

۴:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء امت کے مذاہب کو دو قسموں پر تقسیم کیا اور ہر قسم کے لیے الگ باب قائم کیا، جس میں اس مسئلہ کو ثابت کرنے والی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس طرح احکام سے متعلق متعارض احادیث کو دو باب میں تقسیم کر دیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بسا اوقات ایک قسم کی تائید کرتے ہیں اور اس کو تفقہ یا تحدیث یا تعامل کے اعتبار سے راجح قرار دیتے ہیں یا دونوں میں جمع ہو سکے تو تطبیق دیتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) معانی الآثار'' کے نام سے اس کی دو جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں، افسوس کہ مولانا اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے اور ''کتاب السیر'' تک ہی پہنچے تھے کہ شہادت کا واقعہ پیش آگیا، رحمه الله تعالىٰ وغفر له، شنید ہے کہ اب بقیہ غیر مطبوعہ مسودے پر بھی کام جاری ہے، اللہ کرے کہ جلد طبع ہو کر علمی حلقوں تک پہنچے۔ (ادارہ)

۵:...... سند میں مذکور رواۃ اگر کنیت کے ساتھ ہوں تو ان کا نام بتلا دیتے ہیں اور اگر نام سے مذکور ہوں تو ان کی کنیت۔ عام طور سے ایسا اس مقام پر کرتے ہیں جہاں غموض اور خفاء یا ضرورت ہو۔ علماء حدیث نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں جن میں دولابی رحمہ اللہ کی کتاب ''الأسماء والکنی'' سب سے عمدہ ہے۔

۶:...... روایات ذکر کر کے امام ترمذی رحمہ اللہ جرح وتعدیل کرتے ہیں اور کسی خاص شرط کے پابند نہ ہونے کی تلافی اس جرح وتعدیل سے کیا کرتے ہیں اور حدیث کا درجہ، صحت، حسن اور غرابت کے اعتبار سے متعین کر کے اس کمی کو پورا کر دیتے ہیں۔

۷:...... امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث نقل کرنے کے بعد بسا اوقات نہایت عمدہ حدیثی ابحاث اور اسنادی فوائد لاتے ہیں جو اور کتابوں میں نہیں پائے جاتے، چنانچہ حدیث کے موصول، مرسل، موقوف اور مرفوع ہونے کو بتلاتے ہیں کہ راوی حدیث صحابیؓ ہے یا تابعیؒ اور حدیث کا جرح کیا ہے؟

۸:...... عام طور پر امام ترمذی رحمہ اللہ ہر باب میں حدیث کے متعدد طرق اور ساری روایات ذکر کرنے کی بجائے صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں اور ایک طریق ہی لاتے ہیں، خصوصاً احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث میں، اسی لیے جامع ترمذی میں احادیثِ احکام کا ذخیرہ کم ہے، البتہ اس کی تلافی وہ اس طرح کرتے ہیں کہ اس باب میں اور موضوع سے متعلق دیگر جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں، ان کو ذکر کر دیتے ہیں، اس طرح سے باب میں جتنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے احادیث ہوتی ہیں ان کی تعداد معلوم ہو جاتی ہے۔ جو ائمہ نقد ومحققین کے یہاں بڑی قابل قدر خدمت ہے اور ذوقِ قدیم وجدید دونوں کے لیے بڑی پرکیف خدمت ہے۔ وہ ''فی الباب عن فلان وفلان'' کہہ کر اسی استیعاب سے نام گنوا دیتے ہیں کہ جس کی تفتیش وتخریج کے لیے ہزاروں صفحات اور بیسیوں بڑی بڑی جلدوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، لیکن پھر بھی بعض اوقات وہ حدیث نہیں ملتی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''وفی الباب'' والی احادیث کی تخریج حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ''اللباب'' نامی کتاب میں کی، لیکن سیوطی رحمہ اللہ اس کو ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ مجھے وہ کتاب مل نہ سکی۔ حضرت شیخ بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''میں نے حرمین شریفین، قاہرہ اور آستانہ کے عظیم الشان کتب خانوں میں اُسے تلاش کیا، لیکن ''اللباب'' نہ مل سکی''۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے پہلے ان کے شیخ حافظ عراقی رحمہ اللہ نے بھی امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''وفی الباب'' والی احادیث کی تخریج کی تھی، وہ بھی کہیں دستیاب نہیں، حافظ ابن سید الناس یعمری رحمہ اللہ اور حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اپنی شروح میں ''ما فی الباب'' کی تخریج کا التزام کیا ہے۔

۹:...... امام ترمذی رحمہ اللہ مشکل احادیث کی گاہے بگاہے تفسیر وتاویل بھی کرتے جاتے ہیں، کبھی اپنے الفاظ میں اور کبھی ائمۂ فن کے کلام سے، جیسے کہ ''کتاب الزکوٰۃ'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

حدیث ’’أنا اللّٰہ یقبل الصدقۃ ویأخذھا بیمینہ الخ ‘‘ ذکر کی اور فرمایا: اہل علم اس حدیث اور اس جیسی ذات وصفات سے متعلق احادیث کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ’’ان احادیث میں جس طرح آیا ہے، اسی طرح تسلیم کیا جائے گا، اس کی کیفیت نہیں معلوم کریں گے، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات اس جیسی صفاتِ الٰہیہ سے متعلق احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: بغیر کیفیت اور حقیقت بیان کیے اسی طرح اُن کو مان لو، یہی علماءِ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے‘‘۔

۱۰:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ باب میں غریب احادیث لاتے ہیں اور صحیح اور مشہور احادیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور ’’وفي الباب عن فلان وفلان ‘‘ میں اس کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں، یہ کوئی عیب نہیں ہے، اس لیے کہ اس حدیث میں جو ضعف اور عیب ہوتا ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کی صراحت کر دیتے ہیں، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں جب حدیث کے طرق بیان کرتے ہیں تو پہلے جو کمزور یا غلط ہوتا ہے اُسے لاتے ہیں، پھر اس کے مخالف صحیح اور قوی لاتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مجلۃ المجمع العلمي العربي، ج ۳۲، ص: ۳۰۸)

(جاری ہے)

بچوں کے لیے دل چسپ اور اہم کتابیں

آیئے! بھلائی چاہیں

● کہانی کے انداز میں بچوں کو دوسروں کے ساتھ بھلائی کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

● انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات، جس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔

ہمدردی کیجیے

● ہمدردی کے فضائل......

● دل چسپ واقعات......

● اور بزرگوں کے اقوال......

کے ذریعے بچوں میں ہمدردی کا جذبہ اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اجازت لیجیے

● اجازت کب لی جائے......؟ اجازت لینے کے کیا کیا آداب ہیں......؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کریں......؟ ان سب باتوں کے جوابات دل چسپ واقعات کی صورت میں پڑھیے۔

ای میل: info@mbi.com.pk ویب سائٹ: www.mbi.com.pk

مکتبہ بیت العلم

دکان نمبر2، شرمین ٹیرس، گوالی لائن نمبر2، اردو بازار، کراچی فون: 92-21-34229445+ موبائل: 92-322-2583199+، 92-312-3647578+

17 الفضل مارکیٹ، نزد جاوید پبلشرز، اُردو بازار، لاہور فون: 92-42-37112356+ موبائل: 92-334-2423840+